© rasailojaraid.com

امراض و علاج

حکیم محمد عمران مغل بی اے
فاضل عربی، فاضل الطب و الجراحت
مستند درجہ اولیٰ طبیہ کالج لاہور

خارش اور فساد خون

خارش اور فساد خون سے پیدا ہونے والے دیگر امراض عموماً موسم گرما سے تعلق رکھتے تھے مگر خارش نے ہمارے پورے معاشرہ میں ہلچل مچا رکھی ہے موسم گرما میں خون کی حدت بڑھ جایا کرتی تھی لیکن گزشتہ کئی سالوں سے ہر بدلتے موسم کے ساتھ خارش کا بھی با دل نخواستہ استقبال کرنا پڑتا ہے حیرانگی کی بات یہ ہے کہ بظاہر تندرست انسان آپ کے سامنے کھڑا ہے مگر ہاتھوں کی حرکات کچھ اس طرح سے کر رہا ہے کہ رقص کا گمان ہونے لگتا ہے مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ہر چوتھا فرد خارش کھجلی میں مبتلا ہے فساد خون کے جلتنے بھی امراض ہیں ان کے پھیلاؤ میں ہماری خوراک بود و باش کو بہت زیادہ دخل ہے انسانی زندگی کا دارومدار تازہ ہوا اور خوراک سے حاصل کیے ہوئے خون سے ہے اگر خون کے اجزاء میں گڑبڑ یا کمی بیشی ہو جائے تو جسم انسانی سینکڑوں بیماریوں کا مجموعہ بن جاتا ہے آج ہماری زندگی سرتاپا مغربی تہذیب میں رنگی ہوئی ہے شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا تھا۔ ؏

ترے صوفے ہیں افرنگی ترے قالین ایرانی
لہو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی

مغربی تہذیب نے ہمارے گھروں میں جہنم کی آگ جلا رکھی ہے۔ لیکن ہمیں اس کا ادراک نہیں ہے یہ تفصیل ہے جسے اکثریت مانتی اور جانتی ہے اس لیے عرض کروں گا تو بات حقیقت سے افسانے کا روپ دھار لے گی یوں بھی مغربی انگوٹھی میں مشرقی نگینہ شاید ہی کوئی پسند کرے تاہم بیماری کی وجوہات میں سے ایک نکتہ یا وجہ عرض کرتا ہوں جب ہم نے مغربی تہذیب اپنائی تھی تو اس وقت کے صوفوں میں لوہے کے سپرنگ ناریل کے سنہرے بال جڑے ہوتے ہوتے تھے جنہیں تانبے پیتل کی کیلوں سے مزین کیا جاتا تھا یہ تینوں اشیاء خون کی صفائی گردے کی طاقت کے لیے ازحد مفید تھیں، ہماری مشرقی تہذیب نے ہمیں پٹ سن اور ٹاٹ یا روئی کی دری سے آشنا کیا جس میں یہی مصلحت تھی مگر آج ناریل اور پٹ سن یا روئی کا انمول خزانہ ہم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے لوٹ کر ہمیں زبردستی ربڑ نائلون پلاسٹک ریان جیسے مصنوعی ریشوں سے باندھ دیا گیا ان مصنوعات کا استعمال بہت زیادہ پھیل کر ہماری زندگی کو گھیرے میں لے چکا ہے مشینری میں اس کا استعمال تو سونے برابر مگر لباس بودوباش اور برتنوں جوتوں کی صورت میں یہ سونے کی چھری ہمیں جگہ جگہ سے کاٹ رہی ہے ہماری روزمرہ زندگی میں یہ بکھرے پھول حقیقت میں کانٹے ہیں جن کے چبھنے کی تکلیف ایک عرصہ کے بعد محسوس ہوتی ہے گزشتہ دو دہائیوں سے یہ کانٹے ہمارے جسموں میں لباس بستر ٹوپی چپل برتن کی صورت میں چبھتے رہے ہے جنکا احساس اب ہونے لگا ہے آج ہماری زندگی کے ہر موڑ پر یہ صنعت خوبصورت انداز میں اپنی حشر سامانیوں کے ساتھ دکھائی دے رہی ہے اس مصنوعی ریشہ کے لباس نے خارش کھجلی آتشک سوزاک جیسے قبیح امراض کو دو قدم بڑھا کر خون کے جوش اور حدت کو چار قدم بڑھا دیا ہے آپ عقل سلیم رکھتے ہیں تو غور فرمائیں کئی لاینحل مسائل خود بخود حل ہوتے جائیں گے انشاء اللہ۔ زیادہ یہی عرض کر سکتا ہوں

ع
کئی عنوان تو ایسے ہیں کہ تڑپا دیں گے
ختم ہونے تک کون سنے گا میرے افسانے کو

بعض حضرات کو فساد خون یا خارش ان کی گندی جلد سے ہوتی ہے بعض کو خون کی خرابی سے بعض کو موسم کے بدلنے سے یہ بیماری ستاتی ہے مگر جلد کی الرجی کا باعث یہی مصنوعی ریشہ ہے اس سے کنارہ کشی کر کے کھدر ململ لٹھا وغیرہ استعمال کریں صبح وشام تازہ ہوا میں چہل قدمی اور غسل مناسب پانی سے کریں کہ بدن کے مسام کھل کر پسینہ کے ذریعہ خون کے زہریلے ذرات خارج ہوں پانی بکثرت پیا کریں کہ پیشاب کے ساتھ زہریلا مادہ خارج ہو دائمی قبض کے لیے اطریفل زمانی رات کو استعمال کیا کریں۔ زیادہ ذہنی کام، شب بیداری سے قطعی بچیں چائے کے جام کے جام نہ لنڈھائیں تمباکو نوشی نشہ بازی اس مرض کے لیے زہر قاتل ہے فسادِ خون یا خارش کے پھیلاؤ میں گوشت فوری کردار ادا کرتا ہے خصوصاً مرغ اور بڑے جانوروں کا گوشت آج کل ولایتی مرغ کو ایسی غذا کھلائی جاتی ہے جو اس کے بال و پر نوچ کر اس کی چمڑی تک ادھیڑ دیتی ہے محض ہلنا جلتا گوشت کا بدبودار لوتھڑا رہ جاتا ہے۔ معدے میں جا کر یہ کیا گل کھلاتا ہے عرض کروں گا تو شکایت ہوگی بہرحال گوشت بالکل ترک کر دیں تنگ وتاریک جگہ میں نہ رہیں غیر ضروری کپڑے اتار دیں یاد رکھیں گوشت خوری سے طحال بگڑ کر خارش کے عمل کو تیز کر دیتی ہے اگلے وقتوں کے لوگ باوجود صحت مند ہونے کے سال میں دو مرتبہ جلاب اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادویہ لیتے تھے یا نازک مزاج حضرات گلقند ہڑ کا مربہ بلا ناغہ کھاتے تھے برسات کے دنوں میں نیم کے پتے رگڑ کر پیتے تھے جونکیں لگوانا وفد کھلوان وغیرہ وغیرہ ان کے مشاغل تھے آپ بھی خواہش کے منہ زور گھوڑے کو انہی شاہراہوں پہ چلائیں گے تو زندگی کی گاڑی تا زیست بغیر دوا کے چلتی رہے گی۔ پکی پکائی میدہ کی ڈبل روٹی کی جگہ توے کی سنگل روٹی بغیر چھنے آٹے کی کھائیں کئی کئی ہفتوں کا پیک شدہ پھر بھی تازہ دودھ نہ استعمال کریں۔ حلوائی یا بیکری کی تمام اشیاء بھی کاغذی سفینے ہیں جو بیماری کے گہرے سمندر میں پہنچا دیتے ہیں مگر آپ کو پتہ تک نہیں چلتا پنجاب کے وزیر اعلےٰ جناب وائیں صاحب کی گھن گرج میں بنیادی کردار روزمرہ کے کھانوں میں دالوں کا ہی ہے سنا گیا ہے کہ وائیں صاحب کا من بھاتا کھاجا دالیں ہیں خصوصاً مونگ کی دال تو گوشت کا درجہ اول نعم البدل ہے آپ بھی مرغِ مسلم کھانا چھوڑ دیں وگرنہ یہ بات مسلم ہے کہ خون کا سرطان بلڈ پریشر امراض گردہ چنبل دھدر خونی بادی بواسیر داد پتی اچھلنا چھاجن گرمی دانے، گنج بہاسے چھیب چھائیاں کیل مسے وغیرہ اس کمبل کی طرح آپ کا پیچھا نہ چھوڑیں گے جسے آپ تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر وہ نہیں چھوڑتا۔

علاج

حکماء سلف نے خونی امراض کے لیے چوب چینی عشبہ کو اپنے ہزاروں تجربات کے بعد صفحہ اوّل میں شمار کیا ہے اس سے ناسور تک کافور ہو جاتا ہے یہ مرکب ہمارے ملک میں تمام بڑے دواخانے تیار کرتے ہیں آپ ذرا آزمائش کر کے دیکھیں خود بنانا چاہیں تو مجرب نسخے پیش خدمت ہیں ہر نسخہ تیر بہدف ہے۔

(۱) ایک تولہ تیزاب گندھک میں نو تولے ناریل کا تیل ملالیں سیاہ رنگ محلول تیار ہے متاثرہ جگہ پر تیل کی طرح ملیں کچھ دیر لگے گا پھر ٹھیک چار گھنٹہ بعد بغیر کسی صابن کے غسل کریں معمولی خارش تو انشاء اللہ ایک دفعہ کے استعمال سے ختم مگر یاد رکھیں کہ صابن استعمال کیا تو نقصان ہوگا بار بار غسل کر سکتے ہیں مگر تیسرے دن صابن استعمال کریں۔

(۲) ہر کھانے کے بعد ایک چٹکی تارامیرا کھالیں تمام عمر خونی امراض سے اللہ تعالے بچائے گا اب بھی اس کے تیل کے پراٹھے کھانے والے پہ بہار زندگی گزار رہے ہیں۔

(۳) نیم کے پھول اور کچور برابر وزن باریک کر کے کپڑا چھان کر لیں ایک سے پانچ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سال کے بچوں تک ایک چاول دن میں تین بار دودھ سے دیں بالغ حضرات کو ایک سے تین رتی تک دن میں تین دفعہ دودھ سے دیں ۔

(۴) ہمدرد کی صافی، اجمل کی مصفیٰ، قرشی کی مصفین بھی بے خطا تیر ہیں ، ماش کی دال چاول اروی، بینگن ،آلو گوبھی، تیل کی اشیاء اور تمام کھٹی اشیاء سے پرہیز رکھیں ۔ جواب طلب امور کے لیے پتہ لکھا جوابی خط سے یاد فرمائیں ۔

ایک اہم تجویز

دینی مدارس طبِ مشرق کی تعلیم کا اہتمام کریں
اور
وزارت صحت انہیں اسکے مواقع فراہم کرے

ایلو پیتھک طریق علاج کے منفی اثرات نے دنیا کو ایک بار پھر طبِ مشرق کیطرف متوجہ کر دیا ہے جڑی بوٹیوں پر تحقیقات ہو رہی ہیں اور ہزاروں سال پرانا نظریہ علاج از سر نو زندہ ہو رہا ہے ۔

طبِ مشرق کا بیشتر علمی ذخیرہ عربی اور فارسی میں ہے جس سے کالجوں کے طلبہ کی بہ نسبت دینی مدارس کے طلبہ زیادہ آسانی کے ساتھ استفادہ کر سکتے ہیں اس لیے ہماری تجویز یہ ہے کہ دینی مدارس میں طبِ مشرق کا شعبہ قائم کیا جائے جس کے تحت طب کی تعلیم کا اہتمام کیا جائے اور وزارت صحت ایسے دینی مدارس کے طلبہ کو طب کے امتحانات میں براہ راست شرکت کی اجازت دے جہاں وزارت صحت کے مقرر کردہ معیار کے مطابق طب کی تعلیم کا اہتمام موجود ہو ۔

پرانے دور میں ہمارے علماء دینی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ طب، خوشنویسی جلد سازی یا اس قسم کا کوئی فن ضرور سیکھتے تھے جو ان کا ذریعۂ روزگار ہوتا تھا اور دینی خدمات کی انجام دہی میں وہ اہلِ دنیا سے بے نیاز رہتے تھے ۔ اگر اب بھی ایسی کوئی صورت نکل آئے تو علماء کی دینی خدمات کی افادیت اور تاثیر میں کئی گنا اضافہ ہو سکتا ہے ۔

(حکیم محمد عمران مُغل)

© rasailojaraid.com